مولای صل وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلہم

درسِ حدیث

اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مُبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارفؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈ کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنھوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین ولجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۱۹ سائیڈ اے ۱۴ جنوری ۱۹۸۳ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد و آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

حضرت مِسْوَرْ بن مَخْرَمہ (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زخم لگا تو وہ تکلیف محسوس کرتے ہوئے نظر آتے تھے، جَعَلَ یَأْلَمُ جیسے کراہنے لگے ہوں، تکلیف درد کی محسوس کرنے لگے ہوں اور ایسے کہ وہ دوسروں کو نظر آئے دوسروں کو یہ معلوم ہو کہ اِنھیں تکلیف ہو رہی ہے، حضرت عبد اللہ بن عباسؓ اُن کے بڑے مقرب تھے۔ اُنھیں اپنے پاس رکھا کرتے تھے، ساتھ رکھتے تھے۔ نئے نئے مسئلوں میں اور باتوں میں نئی نئی چیزوں میں۔

اس سے زیادہ فائدہ تو ایک طرح سے خود حضرت ابن عباسؓ کو ہوا ہو گا گویا اُن کی تربیت ہو گئی وہ پاس گئے تو تسلّی دینے لگے۔ وَکَاَنَّہٗ یُجَزِّعُہٗ وہ عرض کرنے لگے اور کلمات ایسے تھے جیسے

۱؎ مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۵۵۹

گویا تسلّی دے رہے ہوں۔ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا کُلَّ ذٰلِکَ یہ سب باتیں کیا نہیں ہیں؟ لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَحْسَنْتَ صُحْبَتَہٗ، آپ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ بہت اچھی طرح دیا پھر ثُمَّ فَارَقَکَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ وہ دُنیا سے رُخصت ہُوئے تو اس حال میں کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ سے خوش تھے۔ ثُمَّ صَحِبْتَ اَبَا بَکْرٍ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ آپ نے دیا وَ اَحْسَنْتَ صُحْبَتَہٗ اُن کے ساتھ بہت اچھی طرح آپ رہے، ثُمَّ فَارَقَکَ وَھُوَ عَنْکَ رَاضٍ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ دُنیا سے رُخصت ہُوئے تو اس طرح کہ وہ آپ سے خوش تھے۔ ثُمَّ صَحِبْتَ الْمُسْلِمِیْنَ اس کے بعد معاملہ پڑا آپ کا مسلمانوں سے، آپ کا اور اُن کا ساتھ ہوگیا، وَ اَحْسَنْتَ صُحْبَتَھُمْ اُن کے ساتھ آپ بہت اچھے رہے۔ وَلَئِنْ فَارَقْتَھُمْ لَتُفَارِقَنَّھُمْ وَ ھُمْ عَنْکَ رَاضُوْنَ اور اب اگر ایسے ہوگیا کہ خدا نخواستہ آپ اِن سے جُدا ہُوئے، دُنیا سے رُخصت ہوگئے تو یہ سب کے سب آپ سے خوش ہیں جس طرح آپ خوش ہیں ان سے، فرمانے لگے جواب دیا اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ رِضَاہُ یہ جو تم نے ذکر کیا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ساتھ نصیب ہُوا، میں ساتھ رہا آپ کے اور آپ مجھ سے راضی رہے۔ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مَنٌّ مِنَ اللّٰہِ مَنَّ بِہٖ عَلَیَّ یہ خُدا کا خاص احسان تھا جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ اسی طرح اَمَّا مَا ذَکَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَ رِضَاہُ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ساتھ اور ان کا خوش رہنا مجھ سے یہ جو ذکر کیا تم نے بس یہ بھی خُدا کا احسان ہے جو اُس نے میرے ساتھ فرمادیا۔ وَ اَمَّا مَا تَرٰی مِنْ جَزَعِیْ فَھُوَ مِنْ اَجْلِکَ وَمِنْ اَجْلِ اَصْحَابِکَ اور یہ جو تم دیکھ رہے ہو میری بے چینی تو یہ بے چینی جو ہے اس کی وجہ تم اور تمہارے ساتھی ہیں یعنی عامۃ المسلمین اِن کا کیا ہوگا میرے بعد؟ وہ نقشہ میرے سامنے ہے مجھے فکر جو ہے وہ زیادہ یہ ہے اور مجھے تکلیف ہے اس بات کی کہ میرے سامنے کوئی واضح شکل نہیں ہے کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ بعد میں یہ ہوگیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا یہ چھ آدمی ایسے ہیں کہ جن کے بارے میں جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم جب دُنیا سے رُخصت ہُوئے ان سے بہت خوش تھے، ان سے عشرہ مبشرہ میں سے باقی افراد مُراد ہیں ان میں سے اکثریت

سے جس کو بھی چُن لو بس وہ تمہارا خلیفہ ہوگا اور اسے میں یہ یہ ہدایات یہ یہ وصیتیں کرتا ہوں وہ وصیتیں وہ تھیں جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھیں اُمّت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ جو مجھے بے چینی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے ذہن میں کوئی واضح نقشہ نہیں ہے، بعد میں کوئی واضح نقشہ ذہن میں آیا ہوگا تو آپ نے فرمادیا بتادیا، اس وقت تک وہ کیفیت رہی فرمانے لگے یہ نہ سمجھنا کہ مَیں خدا سے بے خوف ہوگیا ہوں مجھے خُدا کا کوئی ڈر نہیں رہا یہ بات نہیں، خُدا سے میں ڈرتا ہُوں اُس کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ وَاللہِ لَوْ اَنَّ لِیْ طِلَاعَ الْاَرْضِ ذَھَبًا اگر مجھے اتنا سونا مل جائے جو روئے زمین پر آجائے اور مقابلہ ہو اس بات کا کہ خُدا کا عذاب دیکھوگے، یا یہ دوگے فدیہ؟ تو خُدا کا عذاب دیکھنا بھی میں پسند نہیں کرسکتا گوارا نہیں کرسکتا ہیں یہ سب فدیہ میں دے دوں گا۔ لَافْتَدَیْتُ بِہٖ مِنْ عَذَابِ اللہِ قَبْلَ اَنْ اَرَاہُ، خُدا کا عذاب سب سے زیادہ سخت چیز ہے العیاذ باللہ اور خُدا کی رحمت سب سے بڑی نعمت ہے، اللہ نصیب فرمائے وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسے ہو کہ مجھے اختیار دیا جائے اور اتنا سونا دیا جائے تو مَیں سب دے دوں، فدیہ دے دوں، بدلہ دے دوں، وجہ یہ نہیں کہ مَیں خُدا سے بے خوف ہوں۔ خُدا کی قدرت بہت بڑی ہے مَیں بس خُدا کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور یہ بے چینی، یہ بے چینی جو ہے اُس کی وجہ وہ ہے۔ اُس کی وجہ یہ زخم کی تکلیف نہیں ہے۔ اُس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ موت آنی ہے موت تو سب کو آنی ہے اُس سے تو بچے گا کوئی نہیں، خُدا کے عذاب سے بھی پناہ چاہتا ہوں، اب تمہارے لیے بے چین ہوں مَیں کہ تمہارا انجام کیا ہوگا کسی طرح سے آگے کو حکومت چلے گی مُلک رہے گا۔ یہ باتیں سب کے سامنے نہیں آتیں۔

سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی اس تکلیف کے حال میں ایک شخص آیا تھا۔ اُس نے بہت اچھے کلمات استعمال کیے جب جانے لگا تو جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اس کا جو کپڑا ہے، تہمد باندھ رکھا تھا یا جو چیز بھی تھی وہ گٹوں تک آئی ہوئی تھی۔ ادھر یہ حالت ہے وفات نزدیک ہے، مگر فرماتے ہیں رُدُّوْہُ عَلَیَّ بلا کر اُس سے فرمایا یَا ابْنَ اَخِیْ بھتیجے اِرْفَعْ اِزَارَکَ یہ جو اپنا تہبند ہے ذرا اُونچا رکھو فَاِنَّہٗ اَتْقٰی لِرَبِّکَ وَ اَنْقٰی لِثَوْبِکَ اس سے تمہارا کپڑا صاف ستھرا رہے گا زمین سے نہیں رگڑے گا۔ اور اللہ کے نزدیک یہ زیادہ تقویٰ کی چیز شمار ہوگی۔ اللہ کے نزدیک تقویٰ یہ ہے اور کپڑا اس سے صاف رہے گا، اُس وقت بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر فرماتے رہے اور انصاف پر قائم رہے اتنا انصاف کہ جو تصوّر میں نہیں آسکتا۔

اپنے لیے وفات کے بعد جگہ کی فکر تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس پیغام بھیجا، جاؤ اور اگر وہ اجازت دے دیں تو میں وہیں مدفون ہوں گا اور یہ نہ کہنا کہ امیر المومنین کہتے ہیں یہ کہنا کہ عمر کہتے ہیں کہ فَاِنِّیْ لَسْتُ الْیَوْمَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ اَمِیْرًا میں آج ڈیوٹی پہ نہیں ہوں میں آج امیر المومنین نہیں ہوں پھر اُنھوں نے اِسی طرح کیا اُنھوں نے اجازت دے دی۔ پھر فرمایا کہ جب میرا جنازہ لے جاؤ، دوبارہ پھر اجازت لینا ممکن ہے، اُنھوں نے گویا کسی خیال سے کسی رعایت سے اجازت دے دی ہو۔ دوبارہ پھر اجازت لینا اگر اُس وقت اجازت دیں تو پھر مجھے وہاں دفن کرنا وَاِلَّا فَرُدُّوْنِیْ اِلٰی مَقَابِرِ الْمُسْلِمِیْنَ ورنہ جو قبرستان ہیں مُسلمانوں کے عام اُس میں مجھے لے جانا اتنا عدل و انصاف اور اس طرح کی حالت میں یہ بے مثال ہے۔ یہ اُن کی اپنی منفرد باتیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اُن کو اتنی بلند چیزوں سے نوازا تھا۔ اتنی بلند شخصیّت اُن کی بنائی تھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو بھی پسند تھے۔ اسلام کی بھی تقویّت کا باعث ہُوئے اور آپ میں ـــــ خوبیاں اتنی ہیں جو شمار سے باہر ہیں۔ شمار میں نہیں آسکتیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں ان کا ساتھ نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَفَیَاتْ

گزشتہ ماہ ۱۹ ستمبر کو کراچی میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی رح کے نواسہ مولانا انیس الرحمان صاحب کو دہشت گردی کی افسوس ناک کارروائی میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا للہ واِنَّا الیہ راجعون۔ مولانا جمعہ کی نماز کے بعد بچّوں کو دُکان سے کھلونے دلوا رہے تھے کہ نا معلوم دہشت گردوں نے اچانک فائرنگ کر کے اُن کو موقع پر شہید کر دیا اور فرار ہو گئے۔ ملک میں چند سالوں سے جاری دہشت گردی کی بے قابو لہر اَب تک سینکڑوں خاندان اجاڑ چکی ہے مگر تاحال حکومت اس پہ نہ تو قابُو پا سکی ہے اور نہ ہی مُبیّنہ گرفتار دہشت گردوں میں سے کسی کو سزا دے سکی ہے۔ ایسی حالت نے ملک میں غیر یقینی اور خوف کی فضا قائم کر دی ہے جس کی تمام تر ذمّہ داری حکومت وقت پر عائد ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور ان کے بچّوں کی کفالت فرمائے۔ (آمین)

جناب محترم حامد صاحب (ڈی آئی خان) کے برادر بزرگ ۲۹ اگست کو اچانک دِل کے دَورہ کے سبب انتقال فرما گئے۔ اِنَّا للہ واِنَّا الیہ راجعون۔ مرحومین کے لیے جامعہ میں ایصال ثواب کیا گیا قارئین سے بھی دُعائے مغفرت کی درخواست ہے